مرد راہ داں

محی الدین غازی صاحب اجمیری نے یہ کتاب مسٹر حسین شہید سہروردی پر لکھی ہے۔ اور اتنے جوش کے ساتھ سپردِ قلم کی ہے کہ اعتدال اور میانہ روی، سنجیدگی اور متانت کو خس و خاشاک کی طرح اپنی عقیدت کے دریائے تند جولاں میں بہالے گئے ہیں۔

سہروردی صاحب ایک سیاسی قائد کی حیثیت سے مشہور انام ہیں۔ وہ آج سے نہیں تحریک خلافت کے وقت سے سیاسیات میں عملی حصّہ لے رہے ہیں۔ یقیناً ان سے غلطیاں بھی ہوئیں لغزشیں بھی ہوئیں۔ لیکن اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے حسنات کا ایک انبار لگا دیا ہے۔ یہاں تک تو خیر غنیمت تھا، ہر شخص کو حق ہے کہ وہ کسی دوسرے کے بارے میں جو رائے چاہے قائم کرے، لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ اس سلسلہ میں چوہدری محمد علی اور محمد علی بوگرہ، اور دوسرے حضرات کو نیز عوامی لیگ کے علاوہ ملک کی دوسری سیاسی جماعتوں کو وہ وہ ملاحیاں سنائی ہیں کہ ؎

وہ کہیں اور سنا کرے کوئی

حالانکہ سہروردی صاحب کے مسلک سے اختلاف رکھنے والوں کا ذکر اگر ضروری تھا تو وہ شائستگی اور متانت کے ساتھ بھی کیا جا سکتا تھا۔

بہرحال کتاب کے دلچسپ ہونے میں شبہ نہیں، مطالعہ کے دوران میں وقت اچھا گزر جاتا ہے۔

ضخامت ۱۶۲ صفحے۔ قیمت تین روپے۔ ملنے کا پتہ۔ اورینٹل ایجنسیز۔ رسالہ روڈ۔ حیدرآباد (سندھ)

البصیر

یہ چنیوٹ کے اسلامیہ کالج کا رسالہ ہے، جو وہاں کے طلبہ کے اہتمام و انتظام میں شائع ہوتا ہے۔ ہمارے پیشِ نظر جو پرچہ ہے اس میں نہ جلد کا ذکر ہے نہ نمبر کا، نہ مہینہ کا، نہ سنہ کا۔ اردو کے حصّہ میں غنی کاشمیری پر پروفیسر ظفر خاں صاحب نے مرزا فرحت اللہ بیگ پر پروفیسر عبید اللہ خاں نے اچھے مقالات لکھے ہیں۔ انگریزی حصّہ میں غنیمت کنجاہی پر ظفر خاں صاحب نے بڑا اچھا مضمون لکھا ہے۔

رسالہ کا اٹھان بہت اچھا ہے، ہمیں امید ہے اگر پابندی کے ساتھ یہ شائع ہوتا رہا، تو اردو کے صحائف میں ایک ممتاز اور نمایاں مقام حاصل کرے گا۔

نوائے آزادی

یہ کتاب ادبی پبلشرز بمبئی نے بڑے اہتمام سے عمدہ ٹائپ میں چھاپی ہے۔ کاغذ بھی بہت اچھا لگایا ہے۔ لوح بھی دیدہ زیب ہے۔

اس کتاب میں اردو کی ایسی تحریریں اور نظمیں متحدہ ہندوستان کے ادیبوں اور شاعروں کی جمع کی گئی ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ آزادیٔ ہند کی تحریک میں اردو زبان نے کتنا اہم نمایاں اور ناقابلِ فراموش حصّہ لیا ہے۔

موضوع بے حد اہم ہے اور اس موضوع سے متعلق تمام مواد اگر پیش نظر رہتا تو ایک پورا دفتر